بعون خدای عز و جل خالق آسمان و زمین نسخه
ایجاد رنگین
در مطبع مصطفائی واقع کانپور
طبع یافت

کن کا کہہ جسنے کی بنیاد کی
صورت کون و مکان ایجاد کی
عاشق و معشوق کو پیدا کیا
ایک کو اوس نے ایک کا شیدا کیا
طوق قمری کا گلا گردن مین ڈال
سرو کا دل مین رکھا اوسکا خیال
کر دیا خاک سر کی اور اوسکا لباس
اوسکو بھی آزاد رکھا ہے اور پاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو سکے سے حمد کیا اوس پاک کی
پاک کی جسنے یہ صورت خاک کی
سوخت هون جسجا ملائک کے بھی پر
اوس جگھہ مین کر دیا اوسکا گذر
یان تلک رتبہ دیا اس خاک کو
کر دیا فرمان ہفت افلاک کو
واقف اسرار اسکو کر دیا
تھا جو نور معرفت سو بھر دیا
گنج مخفی مین جو تھا اسرار غیب
اسپہ ظاہر کر دیا بی شک و ریب
پھر نفخت فیہ فرمایا اسے
جز بشر یہ حکم آیا ہے کسے
بے ستون برپا کیا افلاک کو
اور پانی پر بچھایا خاک کو
پھر بگڑنے جب لگا وہ رنگ فرش
کوہ کے اوسپر رکھے تب سنگ فرش
صانع قدرت نے جسدم کی رقم
صفحہ تقدیر پر لیکر قلم

طول اے رنگین اب تجھے کیا | الغرض اپنا یہی ہے مدعا

تنبیہ نفس

کھیل کے جینے کو جینے مین نہ گن | کھیل سے بس ہاتھ اوٹھا اب بی و دن
سوچ لے جیمین سے جیگا کب تلک | نقل مے کہا وے پیے گا کب تلک
مرتو او سپر ہو نہیں جسکو فنا | دل کو یان اہل فنا سے مت لگا
ڈرکے رکھہ بحر مجازی مین گام | ڈوب جا عشق حقیقی مین تمام
تا چ بن تیری گذرتی گر نہو | دیکھہ تو قدرت کی ا[illegible]
چاہے گر گا نا تو سن لے ہوش کر | نغمہ وکی طرف تو گوش کر
اور جو اچھی شکل کی ہو کچھہ ہوا | تو تعین کا ذرا پردہ اوٹھا
شوق گر باتون کا ہے تو لا کلام | ذکر الا اللہ کر ہر صبح و شام
تو تو دریا ہے بدی مین غرق ہے | تجھہ مین اور شیطان مین کیا فرق ہے
جسطرح بد کی بدی جاتی نہین | نیک کے جیمین بدی آتی نہین
تو اگر مانے نصیحت میری ایک | تو تو مین جانو تری خلقت ہے نیک
اور نہ مانے تو اگر میرا کہا | تو مین سمجھون یہ کہ ہے تجھمین خطا
زندگی لہو و لعب مین کھو نہین | راہ مین اپنی یہ کانٹے بو نہین
نیک ہو بد رہ نہ از بہر خدا | سب کو تجھو کیطرح ہے مت ستا

حکایت کژدم

ایک نے بچھو سے کی گفتگو | ڈنک بے تقصیر کیون مارے ہے تو

حکایت شکرہ و پدّہ

ایک شکرہ تہا کہ اوسکو صید بن
بھوک کے مارے ہوا جب نیم جان
بارے اک پدّا کہیں سے وہ اوڑا
اور لگا کہنے خبر تو میری لے
جب بچایا اوسنے اوس پدّے کو وان
آتش دل کے بجہا پایا تہا صید
جان کی تو بچی پر مین موا
بھوک پر اک پدّہ میری غور کر
ماجرا یہ سنکے وہ مرد خدا
پوچھا یہ شکرے سے یہ کہہ تو مجھے
بولا وہ طعمہ ہی سے مجھکو ہے کام
اوس سے یہ سنکر اولٹ دامن کا پاٹ
رحم اوسکی جان پر اوسنے کیا
لیکے اوسکو اوڑ گیا وہ جانور
مرد صالح سبکہ تہا وہ نوجوان
سچ تو ہے انسان اونہین کا نام ہے
جان پر اپنے ہی دکھ لیتے ہین وہ
اور ایک انسان ہین ہم روسیاہ

دشت مین گذرے تھے یون ہی آٹھ دن
تب ہوا صید افگنی کا اوسکو دھیان
پدّا جا اک شخص کے پیچھے چھپا
جان کو میری نجات اب اس سے دے
تب کہا شکرے نے سن اے مہربان
بچ گیا ہے مجھسے جو یون کرکے کید
کیا تو اب اسمین بتا تجھکو ہوا
دے اسے مجھکو نہ لا کچھ دل مین ڈر
ایک دو ساعت تلک بھوکا رہا
گوشت سے ہے کام یا اس سے تجھے
اس سے کچھ مطلب نہین اے نیکنام
دے دیا جھٹ گوشت اوسنا اوسکو کاٹ
گوشت اپنا کاٹ کر اوسکو دیا
اوڑ گیا جان اپنی لے پدّا اودہر
یون بچائی اوسنے اون دونونکی جان
رحم کہاتا جنکا دائم کام ہے
کب اذیت اور کو دیتے ہین وہ
دم بدم کرتے ہین جو بیحد گناہ

شمع لیکر منہ مین چلتا رات کو تہا سمجہتا وہ غرض ہر بات کو
تیر لا دیتا اوٹہا کر دور سے گیند بہی لاتا اوسی دستور سے
رہتا آقا کے ہی وہ فرمان مین بات کو اوسکی وہ رکہتا دہیان مین
حکم مین اوسکے نہ لاتا ذرہ فرق دوڑتا سیٹی پہ تہا مانند برق
چہیڑتا کہانے کی کب وہ چیز کو خواہ گہر مین ہو کوئی خواہی نہو
ہر طرح سے اوسکا تابعدار تہا تہا تو وہ کتا پر اوسکا یار تہا
اوس سے پوچہا ایک نے ای باہنر ہے تری صحبت کا اسکو اثر
یا کہ سب خلقی ہی اسکے ہین یہ کام سچ بتا مجہکو کہ [illegible]
بولا وہ مینے سکہایا ہے اسے یعنے ہر اک فن بتایا ہے اسے
اسکی خلقت مین کہان تہے یہ ہنر فیض صحبت کا ہے یہ اثر
سنکے رنگین ڈوب مر اس بات کو یعنے صحبت کا اثر کتے کو ہو
اور جو تو انسان کہلاتا ہے یا کچہہ اثر تجہہ مین نہو ویسے زنہار
کیسی کیسی صحبتوں مین تو رہا اور تجہے اچہون نے کیا کیا کچہہ کہا
پر نچہوڑی وضع اپنی تو نے آہ بات کا اپنے کیا اب تک نباہ
بدتر اوس کتے سے ہے تو یا نہین فعل بد تو سوچ تجہہ مین کیا نہین
اپنے خالق سے ہے برگردان تو اپکو گنتا ہے پہر انسان تو
حیف ہے اس زندگانی پر تری ہزوف ہے اس نکتہ دانی پر تری
فعل بد سے ہاتہ تو دہوتا نہین تجہہ مین صحبت کا اثر ہوتا نہین
سگ رہا تو بیش مین اور کیس مین دیکہہ انسان اب تو بن ہے پیس مین

حکایت ماکیان

اوسنے اوسکے منہ سے سنتے ہی شتاب
سوچ کر جلدی دیا اوسکو جواب

یہ سبب اسکا ہے ای عالی مقام
ہے نجاست کہانا دائم میرا کام

اس سے ہر اک نیک و بد آگاہ ہے
واقف اس سے ساری خلق اللہ ہے

جیمین ہرگز گھن نہین لاتی ہون مین
تہوک سب کا اس سبب کہاتی ہون مین

اب کسی کامل کا شاید ہاتہہ آئے
وہ نجاست کی کسافت کو مٹائے

اور کچھہ مطلب نہین اب ہے مجھے
بس یہی لالچ ہے تم سب سے مجھے

ہاتہہ سے رنجور کے انصاف کو
منصفی کر منصف اپنے جیمین ہو

بعد مرغ [illegible] سکا ہو دہیان
اور نہو کچھہ غم تجھے ای مہربان

دیکھہ تو کیا اوسکی ہمت ہے بلند
تجھسے بہتر ہے وہ مرغی لاکھہ چند

عیش دنیا ہی کا یان ذکر ہے
عاقبت کا بھی تجھے کچھہ فکر ہے

زاد رہ اصلا نہین جاتا ہے وو
کچھہ تو اسکی فکر کرنا ہے ضرور

جب سے آیا ہے یہہ میرے دہیان مین
تب سے آیا ہے خلل اوسان مین

لیکن آجاتا ہے جب یہہ شعر یاد
تب مین ہو جاتا ہون اپنے دل مین شاد

سرنوشت ما بدست خود نوشت
خوشنویس ست او نخواہد بدنوشت

بد کو ہوتا ہے غرض نیکی سے بیر
نیک سے کب ہو کچھہ نیکی بغیر

ایسی فرصت مین وہ انکی فکر کر
کچھہ وہانکی فکر بن مت ذکر کر

دیدہ و دانستہ کیونکر چپ رہون
فکر وانکی یہہ ہے مین تجھسے کہون

جاٹ ناداں اب کسی انسان کا
پھر تجھا غم دین اور ایمان کا

نفس دشمن ہے جو ظاہر مین نحیف
اسکو جیمین مت سمجھہ ہرگز ضعیف

کیا کہوں وصف اوسکی مین تقریر کا — تہا وہ مشغولا جوان و پیر کا

مالک اوسکا ایک اہل ہند تہا — پر بہت بد وضع مرد رند تہا

اپنے افعالون سے ہوکر منفعل — ایکدن رونے لگا وہ سنگدل

بولا طوطا اسے سبب روتا ہے کیون — تو خلاف عادت اب روتا ہے کیون

بولا وہ اے مرغ دلکش خوش نوا — درد عصیان کی دوا مجکو بتا

کہہ تو تو اوس درد کا کہتا ہے کیا — ہو سکے مطلق نہ جسکی کچہ دوا

بولا طوطا جو ہین درد دنیا مین آج — کوئی اون مین تو نہین ہے لا علاج

[illegible] ان ہے — جو نجانے اسکو وہ انجان ہے

آج تک تو ہین کہلی توبہ کے در — حق سے ڈر کر دل سے استغفار کر

جب خدا نا کردہ ہو جاوینگی بند — تب نہین ہونے کی توبہ سودمند

غرق گو عصیان مین ہے سر تا بپا — پر امید عفو سے مت ہاتہ اوٹہا

کچہ خلل اپنے نہ لا اوسا نہین — ہے لکہا لا تقنطوا قرآن مین

رہبری توبہ کی یون طوطے نے کی — حق تعالے نے ہدایت اوسکو دی

ہو مسلمان غم سے وہ بیغم ہوا — اوس نے جیتی جی گنہ پہر کم ہوا

وا دتو بہ تہوڑے دنمین مر گیا — گوی مردی سب سے آگے لے گیا

منفعل تو بہی تو رنگین جی مین — گر نہ ضایع مفت اس نزاکت کو

کاش ہوتا ایسا طوطا اے عزیز — سیکہنے انسان آ تجہسے تمیز

جی سے بہاتی ہے تجہے یہ قیل و قال — موت کا ہرگز نہین تجہکو خیال

زندگانی پر نہ کر اتنا غرور — مرگ کو مطلق نہ جان اپنے سے دور

ایک ہم ہین طالب دنیای دون
رند ہو بیٹھے سارے عالم کی زبون

پہ کہتے ہین کہ ہان ہم مرد ہین
مرد ہین اور مرد صاحب درد ہین

حیز ہو اور حیز سمجھے آپ کو
اوسکے صدر رحمت ہے مان اور باپ کو

اور جو رنڈی مرد اپنے کو کہائے
کیا کہون مین وہ خدا ایسے سے پائے

جون یہودی کو مسلمان رند سا
جانتا تہا یہ کہ ہے مجہسے بڑا

حکایت یہود و مسلمان

تہا یہودی ایک مرد حق شناس
شہر مین بستا تہا وہ شبلی کے پاس

تہا مسلمان اوسکا اور اک ہمنفس
لیکن ایسا رند مشرب تہا کہ بس

بسکہ باہم تہا بہت سا ارتباط
دونون اکدن کر رہے تہے اختلاط

ہنسکے اوس سے اوس مسلمان نے کہا
تو خدا کیواسطے اسلام لا

جب کہا اوسنے مکرر بار بار
تب یہودی نے کہا اے میرے یار

حضرت شبلی کا جو اسلام ہے
اوسکی خواہش مجہکو صبح و شام ہے

پر جو ہے آئین ترا اے خودپسند
اوس سے میرا کفر ہے بہتر دوچند

کچہہ خبر اپنے نہین افعال کی
شرم ہے تجہکو نہ اوس احوال کی

یعنے مین کافر ہون پر ہون نیککار
تو مسلمان ہے ولے ہے بدشعار

منصف اوسکو سنکے رنگین جی مین ہو
کفر سے بدتر نکر اسلام کو

عرض میری مان از بہر خدا
نیک ہو کر جی پہ پیسے ہاتہ اوٹہا

فی الحقیقت تو جیا گر سو برس
اور نکالی تو نے سب دل کی ہوس

یعنے وہ شے جو ہووے دیر پا	اوس سے تو اصلا دل اپنا مت لگا
بس یہ دنیا ہے مقام رہگذر	اوس سے لازم ہے رہے تو پر حذر
ساتھ دولت تیرے جانے کی نہین	رسم یہ ہرگز زمانے کی نہین
پر کہے میرے کہے پر گر خیال	تو تو تیرے ساتھ جاوے تیرا مال
یعنے راہ حق مین جو تو یان لٹائے	جتنا یان ہووے وہان وہ چند پاوے
ہاتھ او تھا دنیا سے دین کا کام کر	کر کے وان کا کام پہر آرام کر
یہ جو تیرا دولت دنیا کا ہے کار	سو چڑہائی اونٹ کی ہے اور اوتار

حکایت شتر

اونٹ سے پوچھا کسی نے ایکدم	بات تجہسے پوچھتے ہین ایک ہم
منزلین چلتا جو ہے تو لیکے بار	تجکو بہاتی ہے چڑہائی یا اوتار
بولا وہ جس اتنا آپہی لیجئے	یعنے ان دونو پہ لعنت کیجئے
سو یعنے خوب کیجئے جو خیال	دین و دنیا کا بہی ہے ایک حال
کچھ نہ عیش ایسے کئی دنیا کے بیچ	سوجہتی جس سے نہ ہمکو اونچ نیچ
دین کا بھی کچھ کیا ایسا نہ کام	جس سے کہٹکا دل کا مٹ جاتا تمام
سگ ہے دہوبی کے مانند ہین چاٹ کے	آہ ہم گہر کے ہوئے نے گہاٹ کے
حال کی اپنے نہین ہے کچھ خبر	جون گل بازی ادہر ہین نے ادہر
سایہ دیوار سان ہم آہ ہین	کہ ادہر کے ہین ادہر کے گاہ ہین
جای گریہ ہے یہ ای نگین خموش	ایک نکتہ بس ہے گر ہے تجکو ہوش

دیکھ جان اور بوجھ کر اندھا نہ بن
زہر کو تو مت سمجھ کالے کا من

دل کو استغفار سے معمور کر
کیچلی عصیان کی تن سے دور کر

کھینچکے راہ دین مین اسطرح یار
جنتر مین جسطرح کھنچتا ہے تار

پیر کی مرضی سے باہر کرنہ کام
تا نپاوے تو دغا سے نیکنام

کیلنا اسکا اوسے معلوم ہے
وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے

گر نہ سمجھا اوسکے کہنے کو تو حال
تو خطا پاویگا اندہے کی مثال

سانپ کیا ہے سانپ نہین سنگ
تجہسے جاویگا [illegible] تا الگ

گر رہا تو اس عدو سے ہوشیار
بچ گیا تو لومڑی کیطرح یار

حکایت روباہ

لومڑی کا دشمن اک خرگوش تھا
پر بہت بے عقل اور بیہوش تھا

لومڑی کی فکر مین رہتا تھا وہ
اسکو مارونگا یہی کہتا تھا وہ

ایکدن اک بھیڑیے کا بن کے یار
یون لگا کہنے اوسے اے غمگسار

صدقے تجھپر سے یہ میری جان ہے
آج کے دن تو مرا مہمان ہے

بھیڑیے کو مکر سے ہر چند یاد
ہو لیا پر ساتھ اوسکے ہو کے شاد

لومڑی کے در پہ اوسکو کر کھڑا
آپ وہ خرگوش پھر اندر گیا

لومڑی سے یون کہا کر کچھ علاج
تیرے گھر مہمان اک آیا ہے آج

اوسنے گھبراہٹ سے جو یہ بات کی
سمجھی وہ کچھ ہے مقرر اسمین فن

تھی عداوت کی جو آتی اوس سے بو
جانتی تھی اوسکو وہ اپنا عدو

دوست بنکر تیرا وہ کھینچیگا پوست
عقل گر تجھمین نہین تو جلد سیکھ
بالکہ ہرا کی دوست نادان اسکی سیکھ
آپ اپنی عقل پر شیدا نہو
باز کے مانند تو نادان نہو

حکایت باز و ماکیان

حکایت صیاد جال و مرغ

مین جو صحرا کی ہون وحشی جانور — جب بلایا مجھکو دستے چھوڑ کر
اس دل وحشی کو اپنے کر کڑا — مجھکو اوسکے پاس جانا ہی پڑا
تھوڑے سے احسان پہ میرا نیال — تو بہت احسان کو مت کر خیال
سُنکے مرغی نے کہا خاموش ہو — ہوش کر اتنا بھی مت بیہوش ہو
مینے سو مرغی پہ دیکھا ہے غذا — باز کو تو نے نہین دیکھا کباب
کچھ نہین خطرہ ان تو میری جان کا — آدمی دشمن ہے میری جان کا
کیون نہ بھاگون اوس سے وہ کو بے — بھاگ دشمن سے اپنے خوب ہے
پاس دشمن کے تو ای رنگین نجا — دیکھ ورنہ پائیگا آخر دغا
دوست کو تو دوست اپنا جان تہہ — پر عدو کو بھی ذرا پہچان کہہ

نصیحت

چار چیزونکو نہ تھوڑا جانیو — عرض یہ میری ہے اسکو مانیو
ایک تو ڈر یہ بہت سا آگ سے — خوف کیجو اسکی اندک لاگ سے
کیونکہ اکدم مین یہ کا فرنا کہان — پھونک دیتی ہے کہانسے تا کہان
دوسرے دکھہ یعنے ہو ہرچند کم — دور دل سے کیجو اوسکا نہ غم
کم ہو گو آزار پر اصلا کہین — اوسکو بڑھتے دیر کچھہ لگتی نہین
تیسرے پھر خوف کرنا قرض سے — جانیو اوسکو زیادہ فرض سے
ایک دمڑی قرض ہو یا لاکھہ ہو — دہر مین مقروض کی کب ساکھہ ہو
چوتھے عاجز ہوئے گو اپنا عدو — ہو جیو امین اوس سے ایک مو

جائیگا ہر ایک یان سے خالی ہاتھ
ہان مگر جائیگا جو نیک کام
اور وہ جب دار البقا کو جائیگا
فرق میری بات مین ہرگز نہین
ایکدن آخر کو سب مرجائینگے
اب موافق اسکے ذرہ مجھسے تو

لیکے جانیگا نہین کچھ کوئی ساتھ
دہر مین جنید سے رہیگا اوسکا نام
اوسکا ثمرہ اپنے حق سے پائیگا
گوش دل سے سنکے اسکو کر یقین
باغ دنیا سے گذر کر جائینگے
سانپ اور مینڈک کی سنلے گفتگو

حکایت مار و غوک

سانپ سے مینڈک نے پوچھا سچ بتا
سانپ بولا گو کہ کی بات ہے
مو ہے تو جاکے پوچھا ای بوالفضول
ہے برائی کرنی زنگین سخت عیب
اپنے احوالون پر اک ذرہ دہیان
مجھسے تقریر اپنی کر اوقات کی
کوئی غافل بھی کرے ہے ایسا کام
اب تو جان اور بوجھکر نادان نہو
کہہ گئے ہین اگلے جو اس ہاتھ دے
اب مطابق اسکے سن اے نیکزاد

میرے کہانے سے تجھے حاصل ہے کیا
رسم دنیا کی یہی دیرینہ ہے
میرے کہانے سے ہے اوسکو کیا حصول
کیونکہ بدلا اسکا ہے بیشک و ریب
دیکھ کیا کرتا ہے تو اے مہربان
ہے امید اسپر تجھے کس بات کی
بو کے تھوہر چاہتا ہے کہائے آم
کچھ جو بوتا ہے تو اچھی چیز بو
پھر وہی اس ہاتھ کا اوس ہاتھ لے
مجھکو نقل آئی مسافر کی ہے یاد

حکایت مسافر با خدا

مجھسے نقل اک سانپ کی سن کان دہر

حکایت مار مکار

اسقدر بوڑہا ہوا تھا ایک سانپ

بھائی میرا جسگھڑی مرنے لگا ۔ یون وصیت مجھکو وہ کرنے لگا

اپنے خالق سے ڈرا کر تو مدام ۔ تا نہ بگڑین دو جہان مین تیرے کام

اور محتاجون کی خاطر کیجیو ۔ دسترس تک جو بنے سو دیجیو

حال دنیا پر نہ کچھ کیجیو غرور ۔ مرگ کو مت جانیو اپنے سے دور

گو ہوا دو سو برس کا تیرا سن ۔ گور مین جانا ہے آخر ایکدن

بات پر اک ذرہ میری دہیان رکھ ۔ غنیمت اس ہستی کو اپنی جان رکھ

جان کنی کے وقت کو مشکل سمجھ ۔ خود کو خرجان اور یاد سرگل سمجھ

جسگھڑی تو قبر مین جاسویگا ۔ اوسگھڑی کیا جانیے کیا ہوویگا

تنگ ہوگا جب زمین کے جبر سے ۔ تب کریگا کیا عذاب ہو قبر سے

جب نکیرین آئینگے کرنے عذاب ۔ تب بتا دویگا اونکو کیا جواب

کسطرح تلوائیگا ایمان کو ۔ کیا کریگا پلۂ میزان کو

کہہ کریگا کسطرح پل سے گذر ۔ کسطرح جاویگا اوپر سے گذر

جسکے پیچھے یہ بلائین ہون وہان ۔ حیف ہے گر دہ رہے بیغم یہان

سچ تو ہے رنگین ذرا تو خوف کر ۔ دشمن اپنا آپ مت بن اسقدر

ڈر تجھے کچھ آہ یزدان کا نہین ۔ خوف ذرہ اپنے ایمان کا نہین

معرفت مین کہوتا ہے اس ذات کو ۔ مانتا ہے کب کسیکی بات کو

مکر و فن کو کچھ وہان چلتا نہین ۔ تو بدی سے اپنی پر ٹلتا نہین

ہوکے تابعدار نافرمان نہو ۔ سب زلیخا پڑھ کے بہر نادان نہو

مین تو سمجھاؤن تجھے ہر طرح آج ۔ لیک مجھلے کا نہین ہے کچھ علاج

حکایت افغان مفلس

صاحب نے آکر یہ پوچھا شاہ نے
بولا وہ دن تک نپایا رزق جب
وہ چھپا حجرے مین اک زاہد کے جا
بیٹا سویا او سمین تہا زاہد کا ایک
تہا انگوٹہا پاؤنکا اوسکے بدر
دانت میرے لگتے ہی وہ مرگیا
اس سے آگاہی ہوئی زاہد کو جب
اسنے جس مینڈک کی خاطر ای الہ
پہر نہ اس تخم بدی کو بو سکے
بلکہ یہ خواہش مری دلچسپ ہے
تہا وہ زاہد بسکہ مقبول خدا
کیجیو اس عرض کو میری یقین
رحم کہا شہ نے یہ بات اوس سے کہی
شوق سے تو ایک مینڈک روز کہا
شہ کے فرمانے بموجب بر ملا
مینڈک اوسکے پاس روز آنے لگا
شکر حق کرنے لگا دن رات وہ
جبسے رنگین ہو گیا ہے تو ہی پر
چین سے بیٹہا ہے گوشے مین الگ

تجہسے کیا جہگڑا ہے دکہہ اللہ نے
تب مین اک مینڈک یہ ایسا ایک شب
تہا اندہیرا اور نہ تہا کچہہ سوجہتا
چادر تانے ہوئے تہا سر پہ ایک
شیخ نے پکڑا اوسکو مینڈک جان کر
روح سے اوس تن کو خالی کر گیا
کی دعا یون اوسنے او میرے قوی رب
میرے بیٹے کو ہے کاٹا بیگناہ
اور نہ مینڈک پر یہ قادر ہو سکے
مینڈکین پر اک ہوا اور یہ آسیب ہو
ہو گئی وہ ہی قبول اوسکی دعا
اب مین مینڈک کو پکڑ سکتا نہین
چل تو گہوڑا آج سے میرا سہی
تا کہ قوت تجہہ مین آجاوے ذرا
ایک مینڈک اوسکا راتب ہو گیا
روز اک مینڈک کو وہ کہانے لگا
یون بسر کرنے لگا اوقات وہ
ہین بہت سے تیرے مکر ای شریر
خلق کو کہاتا ہے اب گہر مین ٹہیک

وہ او ٹہا بچارہ کرتا رام رام
پیٹھ کر اوسنے کیا غضب اپنا کام
دوسرے دن پہر نظر سب کی
اوسکے جا پہونچی قدمون پر گرا
اور لگا کہنے منت اوسکی

سوچ چھین تب برہمن نے بچار ‏— ڈال رکھکر روشیان وین اوسکو چار

ڈال آروتی جب وہ رنگین کہا چکا ‏— اوراک اوسمین سے ٹکڑا بچ رہا

اوسنے وہ ٹکڑا دیا چوہین کو ایک ‏— اور کہا زمرہ آدے مجھکو نیک

تیسرے دن اوسنے اس حکمت تئین تھے سنا ‏— بیٹھہ کر چوکے مین مارے خوب ہا

اوسکا یہ کردار نادار سے تھا ‏— یہ سمجھنا مت کہ عیاری سے تھا

اور ترا جو کام ہے سستی سے ہے ‏— خوب دیکھا تو زبردستی سے ہے

جو ترا ہے نیک فعل اے ذوفنون ‏— اوسکی تہ کو دیکھنے تو ہے زبون

منہ گریبان مین تو اپنا ڈال دیکھہ ‏— منصفی کر تو بھی ہے کچہ حال دیکھہ

لوگ جو کہتے ہین تجھکو نیک ذات ‏— مطلقاً تو مت یقین کر اونکی بات

نیک منہہ پر تیرے کہتے ہین تجھے ‏— تیری خلقت سے ہے آگاہی مجھے

تیرا ظاہر تو نہایت خوب ہے ‏— پر جو باطن ہے سو بد اسلوب ہے

تیرے ظاہر کی تو کر کہتا ہون پسند ‏— لیک باطن ہے نہایت تیرا بد

باندہ ہمت کی کمر کو ہوکے چست ‏— مثل ظاہر باطن اپنا کر درست

ہوش سے تجھین اگر اے ہوشیار ‏— سیکھہ لے تو اسکی حکمت مجھسے یار

کرکے توبہ پیر سے پھر کر رجوع ‏— تا ہو تیرا اختر طالع طلوع

وہ ترے مقصد کرے سب اسطرح ‏— اوس خدا ترس نے کیے تھے جسطرح

حکایت مرد خدا ترس

تھا مرید اک پیر کا اک نوجوان ‏— پر کچھ اوسپر سر نہو تا تھا عیان

ہاتہ کہنڈا یہ جسکا ہے وہ دور ہے | سنئے ویسے کا ہی یہ مذکور ہے

حکایت زاہد

ایک زاہد اتقا مین طاق تہا | زہد اوسکا شہرۂ آفاق تہا
اہل دنیا سے اوسے کچھہ ہٹ تہا | کچھہ عبادت کے سوا مطلب نتہا
پشت دے بیٹھا تہا دنیا کیطرف | کرکے رو بیٹھا تہا عقبی کیطرف
وہ مدام پیتا تہا وحدت کا جام | یادِ حق سے رات دن تہا اوسکو کام
ایک نے اک دن اوسے جا کہدیا | اوسنے فرشتی سلام اوسکو کیا
اوس سے پوچھا ایک نے اے نیکنام | کیون کیا جہک کر سے تونے سلام
دل سے اپنے ایک بھر کر آہ سرد | یون کہا اوسنے کہ سن اے نیکمرد
بد ہے بد گر نہ اپنے باز آئے | نیک کیون نیکی سے اپنے ہاتہ اوٹہائے
اسکا ثمرہ یہ کہین پا جائیگا | میرے دہوکے مین نہ آ کہا جائیگا
نیک کی پاداش کہین نیک ہے | پر سمجہتا کب اسے ہر ایک ہے
تجھکو دیتا ہون قسم قرآن کی | سیر کر اک ذرہ گورستان کی
مر گئے ہین جو یکہ کیسے کیسے لوگ | آہ چھوڑیگا تجہے بہی کب یہ روگ
دیکھہ آتا ہے کسی کے کام کچھہ | اوس سے باقی ہے سوا نام کچھہ
یان کیئے تہے جسنے کچھہ اعمال نیک | اوس جگہہ ہووےگا اوسکا حال نیک
اور کیئے تہے جسنے اسکا کام بد | اوس جگہہ اوسکا ہوا انجام بد
پھر تو اچھے کام کیون کرتا نہین | موت کے صدمے سے کیون ڈرتا نہین

حکایت بلبل و صیاد

حکایت سائیس

نوکر اک گھوڑے کا اک سائیس تھا | پر حمق مین وہ بہتون سے بیس تھا
روز اول ہی و لیکن اوسنے یار | پہر گیا تہا اپنے آقا سے قرار
یعنے جسدن آپکو خوش پاؤنگا | فرد اضافے کی اوسی دن لاؤنگا
اتفاقا اوسکا آقا ایکبار | گھر گیا اک آشنا کے ہو سوار
تہا سر رہ اک جگہ اوسکا مکان | اوسکے اوپر جاکے بیٹہا وہ جوان
نیند مین سائیس بیخود ہو گیا | رسی کے نیچے ہاتہہ دہر کر سو گیا
اوسکو میران جنس دین تول کر | لیگیا گھوڑے کو کوئی کھول کر
آنکہہ جو اسمین کہلی اوسکی کہین | دیکھتا کیا ہے کہ گھوڑا ہی نہین
جاکے کوٹھے پر کہا کیون جی میان | چھوٹ کر گھوڑا بھی آیا ہے یہان
جب میان ہنسنے لگا دم توڑ توڑ | تب کہا سائیس نے یون ہاتہہ جوڑ
آپ پہلے خوب سا ہنس لیجیے | دستخط پہر کچھ اضافہ کیجیے
حمق اچھی ہے کچھ اے رنگین نہین | دیکھ مت اس چال مین پہنسنا کہین
چینوٹی کی موت جب آتی ہے یار | تب اوسکے لگتے ہین پر بے اختیار
سوچ کر فرما تو دانائی کو کام | رہ نہ غافل اسطرف سے صبح و شام
مچھلیون کا سنکے قصہ دل فگار | فرق کر دانا مین اور نادان مین یار

حکایت ماہی عقلمند و کم عقل و بے عقل

اس نصیحت کو ذرا رکھہ گوش مین | بیٹہہ تا مت دو یا نال پوش مین
دیکھہ نادانی نہین کچھہ خوب چیز | بہاگتے ہین اس سبب اہل تمیز
احمقائی سے تو ہے مرنا بہلا | اس جہان سے ہے گذرنا بہلا
عقل تہی تو گہر کا بدلا بر ملا | صاحب خانہ سے چڑیا نے لیا

حکایت کنجشک

ایک چڑیا تہی کہ تہا اک اوسکا نر | ایک کے گہر مین بنایا اوسنے گہر
تنکا اوسین سے جو گرتا سر پر آ | صاحب خانہ کو وہ لگتا برا
تہا جو اونچا باندہ کر اک روز باڑ | اوسنے وان سے گہر دیا اوسکا اوجہاڑ
بولا نر کچھہ فکر ایسی کیجیے | انتقام اس اپنے گہر کا لیجیے
بولی چڑیا ایک ہے ایسا علاج | جس سے لین بدلا ہم اپنے گہر کا آج
اوسنے پوچہا کیا ہے وہ مجکو بتا | بولی جب ہو شام ہو سنتے ہی برا
جب ہوئی شب اور ہوا روشن چراغ | تب اوڑی چڑیا وہ دل مین باغ باغ
چونچ مین لی اوسنے وہ بتی اوٹہا | اور اوسے چہپر کے اوپر دہر دیا
ایکدم مین جل گیا وہ گہر تمام | یعنی لیا چڑیا نے اپنا انتقام
نفس گر دشمن ہے اے مسکین بڑا | دب نہ جا اسکے مقابل رہ کہڑا
باندہ ہمت اور خدا کو یاد کر | اسکو مار اور اپنے دل کو شاد کر
گر ہوا غالب تو نفس شوم پر | لیگیا تو فخر سا رستم پہ
اسکو مارے ہے اگر یہہ تیری جان | غالب آئے کسطرح تو مجہسے سن

حکایت زن و شوہر

بس جو کچھ چلتا تھا جلتا تھا ریچھ	ہاتھ سے وہ تو پھر سے ملتا تھا ریچھ
ہاتھ سے اوسکے ہوا وہ تنگ جب	جی مین اپنے فکر کی یہ اوسنے تب
ان سبھونکو ڈالئے اکدم مین مار	تاکہ سووے چین سے یہہ میرا یار
لایا اک پتھر اوٹھا کر دور سے	مکھیون پر اوسنے مارا زور سے
مکھیون کے ساتھہ پچکا اوسکا سر	روح اوسکی ہو گئی تن سے بدر
دوست جو نادان ہو اوس سے لاکھہ چند	دشمن دانا ہے خوب اے ہوشمند
دوست وہ ہے جو کہ جانی دوست ہو	ہے وہ دشمن جو کہ نانی دوست ہو
جسکو رنگین اپنے مطلب سے ہو کام	گن نہ یار اپنا اوسے اے نیکنام
آشنائی دیکھہ چھوٹون سے نکر	کیونکہ اسمین ہوویگا تیرا ضرر
دوستی کر تو بڑے لوگون کے ساتھہ	تاکہ حاصل تجھکو ہو کچھہ ہاتھون ہاتھہ
سن بڑے چھوٹونکا اب مجھسے بیان	تاکہ یہہ نکتہ بھی ہو تجھپر عیان
ہے بڑے چھوٹے سے یہہ مری مراد	گر تو دانا ہے تو کر لے اسکو یاد
یعنے محفل مین کمینون کے نہ بیٹھہ	اچھی صحبت مین اگر بیٹھے تو بیٹھہ
گوش دل سے ایک سن مجھسے نقل	بس ہے وہ تجھکو اگر ہے تجھمین عقل

حکایت مرد عاقبت اندیش

ایک سے پوچھا کسی نے بر ملا	دوست جانی کتنے ہین تیرے بتا
بولا وہ اب تو فراغت ہے مجھے	سب مہیا ناز و نعمت ہے مجھے
پوچھہ مت یہہ کون تیرا دوست ہے	آج تو دشمن بھی میرا دوست ہے

مہربان اپنے پہ اوسکو تاڑ کر — وہ بھی لپٹا اوسکو پیچھے جہاڑ کر

ڈرکے مارے وہ نہ کہسکی زینہار — اوسنے مدت کا نکالا سب بخار

چور پر اسمین پڑی اوسکی نظر — یون لگا کہنے وہ اوسکو دیکھکر

ہاں سے جو چاہے سو لیجا تو اوٹھا — پر خدا کے واسطے ہر روز آ

کیونکہ تہا ورثے سے کہا یا جہیز میں — تیرے باعث سے کیا خوب آج عیش

جس نے شوہر مین نگین بیش بہا — اوس شوہر کی کیا ہے نسبت یار

سن چکا اشراف کی تو داستان — اب کرون کم ذات کا تجھسے بیان

کیا شرافت منحصر ہے ذات پر — ہے شرافت منحصر اوقات پر

جسکی جورو مین نہووے خوبی زشت — جیتی جی اوسکو ہے دنیا مین بہشت

اور پڑے جسکو بری رنڈی سے کام — اوسکو دنیا ہی مین دوزخ ہے مدام

مجھکو اک مضمون سعدی یاد ہے — پوستا نہین اونکا یون ارشاد ہے

پارسا رنڈ نیکو مت گین زنہار — تو گدہی کو باندہ گو ہے چور یار

دیکھ تو برہو غلط اتنا نہو — ہست فلاطون جہان اپنے آپ کو

سوچ کر تو ہے تری تقریر کیا — تو نے کیا او سے تری تحریر کیا

اپنی قدر و منزلت کو جان یار — کب تلک سمجھاؤن تجھکو بار بار

بس نہ بیہودہ زبان کو گرم کر — شرم گر آئے خدا سے شرم کر

پر نہ ایسی شرم کر ہرگز کبھی — شرم تیلی کی بہو نے جیسے کی

حکایت عطار و زن پیرش

آپ سے ہوچکے ہے وہ لیل و نہار ... پر تو اپنی سعی سے سمجھے ہے یار
تیری نہہ کوشش نہین ہے کچھ بجا ... سعی سے تیرے بہلا ہوتا ہے کیا
ہوکے قانع حرص کو موقوف کر ... واسطے روزی کے مت پھر در بدر
ہے قناعت تو جوانمردونکا کام ... تنا ہا اسپر مولوی کا ہے کلام
کاسۂ چشم حریصان پر نشد ... تا صدف قانع نشد پر در نشد
حرص دنیا کر نہ کافر کیطرح ... مت فضیحت ہو مسافر کیطرح

حکایت مسافر و مهترانی

نقل کرتے ہین مسافر ایک تہا ... سو سرای شہر مین اوترا وہ جا
وال آتا تہی وہ لا بازار سے ... پاس بہٹیاری کے بیٹہا پیار سے
اور لگا کہنے کہ مزدوری پہ لے ... اسکو جلد لیسے پکا تو مجہکو دے
چہڑا اوسکو اپنے جیمین ٹہان کر ... متصل بیٹہا بہت ہی آن کر
چاہتی تہی وہ نظر اوسکی بچا کے ... وال آتے مین سے اوسکے کچہ چرا
لیکن از بس تہا مسافر ہوشیار ... پاس سے اوسکے نہ سرکا زینہار
گرچہ بہٹیاری بہت طرار تہی ... اوسکی عیّاری سے پر ناچار تہی
جیمین سوچی اس بلا کو ٹہیلئے ... کچہ حیلہ تر آج اس سے کہیلئے
گو ہے اپنے کام مین اوستاد یہہ ... بات میری بہی سے کہے پر یاد یہہ
قصہ کوتہ پک چکا جب وہ تمام ... بیٹہا کہانے کیلئے وہ نیکنام
ہاتہہ دہو جب اوسنے بسم اللہ کی ... مهترانی نے وہین تب آہ کی

سنکے وہ بولا استا مجکو نہین ‏ | ‏ آگہی اس بہیدکی تجکو نہین

گوش دل سے سن اسے اے نیکخواہ ‏ | ‏ اندلون نے کیا ہے اپنا بیاہ

بی بی آئی ہے سو سیدانی ہے وہ ‏ | ‏ حسن مین بیداد لاثانی ہے وہ

یون سیادت کیطرف جاتا ہون مین ‏ | ‏ سید اس ناتے سے کہلاتا ہون مین

سنکے وہ بولا کہ اے مرد عزیز ‏ | ‏ کیا کہے سے کچھ بہی ہے تجکو تمیز

رشتہ جورو سے لگاتا ہے کوئی ‏ | ‏ اسطرح سید کہاتا ہے کوئی

تو ہے نادان یا ہے رنگین ہوشیار ‏ | ‏ مین یہی تجکو کہونگا باربار

دیکہہ ایسی خلق سے محفوظ رہ ‏ | ‏ جب ہا محفوظ تب محفوظ رہ

رحم دل ہو اور کرختی چہوڑ دے ‏ | ‏ غرض میری مان سختی چہوڑ دے

سوچ اسے کہتا ہون مین تکرار سے ‏ | ‏ نرم شے کٹتی نہین تلوار سے

گر نہین باور تجہے یہہ گفتگو ‏ | ‏ تو تو کانس اور بڑ کا سن احوال تو

حکایت کانس و درخت بڑ

دشت مین جو نرم ہوتی ہے وہ گہاس ‏ | ‏ جسکو کہتے ہین سب اہل ہند کانس

اوسکا کر سکتی نہین کچھہ باد تند ‏ | ‏ بلکہ وہ کرتی ہے اسکے دانت کند

اور وہ بڑ تال مین ہے جسکی جڑ ‏ | ‏ جڑ سے وہ اکدم مین جاتا ہے اکہڑ

جیمین ای رنگین نہو تجہسے ملول ‏ | ‏ کہہ کرختی سے ہے تجکو کیا حصول

مکر و فن تجکو بہت سا یاد ہے ‏ | ‏ کام کا اپنے تو اک اوستاد ہے

گہہ ملایم ہے تو اور گاہے کرخت ‏ | ‏ گاہ تو ہے رحم دل گاہے سخت

حکایت بے نوا و قاضی

نقل ہے یہہ سنی ہے صاحبو | بے نوا نے ڈھول ماری ایک کو
وہ گیا قاضی کے گھر فریاد لے | ناگہاں بیداد کی وہ داد دے
کھول کر قاضی نے جلد ہے کتاب | بے نوا کو یوں کہا کہا ہیچ و تاب
آٹھہ آنے دے تو جرمانہ اسے | ڈھول ناحق تو نے ماری ہے جسے
مان حکم شرع کو اب اے گدا | تا قیامت میں نپاوے تو جزا
بے نوا نے ڈھول اونکو بھی جڑی | پگڑی قاضی جی کے سر سے گر پڑی
قاضی جی بگڑے تو اونسے یوں کہا | کیوں خفا ہوتے ہے آبا بو بھلا
آٹھہ آنے ڈھول جب ٹھیری عیاں | پھر یہہ ہے بے فائدہ آہ و فغان
ایک کوڑا ہے لنگوٹے میں مرے | سو یہہ لے دھرتا ہوں میں آگے ترے
ہے یہنانا اسکا اب مجھکو محال | دو نو اسکو بانٹ لو بے قیل و قال
الغرض جتنے ہیں دنیا میں فقیر | اونکو اے نگین سمجھہ تو مت حقیر
ہیں یہہ سارے مالک دنیا و دین | کچھہ نہیں ہے انکو فکر روم و چین
گرچہ اپنے دکھہ کسیکو سے نہیں | تا کہ سبکو فائدہ ہے ہر کہیں
گو نہیں ان سے عدو کو بھی ضرر | پر برا کر اپنے تو ٹٹ م سحر
دوست اپنا جان انہیں اے مقتدا | ورنہ پچھتا دیگا تو اوس شاہ سا

حکایت شاہ کہ باز را کشتہ پشیمان شد

پڑہ گیا اکدم مین اور پر ناگہان
مار مردہ اک ہے چشمی مین پڑا
زہر اوسکا ملکے اوسجا تہا چکان
باز کی خاطر فلے ہر لحظہ وہ
کام جلدی کا ہے ای رنگین زبون
ہے اونہین کا قول اور یہہ بند و پند
بات کو دریافت کر کر کیجیے
فعل بدنے جبسکہ ٹری پکڑی ملو د
یان کے کار و بار مین نادان ہو
واسطے عقبی کے منہہ دنیا سے موڑ
سوچ لے تجہسے جو آگے تہے یہان
جا نثار دنیا کو ہے کر در گذر
اور ہے جون کژدم تری خلقت مین نیش

دیکہتا پہر کیا ہے وہ جا کر وہان
لیک دس گز سے بہی وہ کچہہ ہے بڑا
شکر حق کرنے لگا وہ نوجوان
لاکہہ کرتا تہا نفرین آپ کو
کر گئے ہین پند یہہ سب رہنمون
تیز جستہ باز کے آید بپست
مطلب کیون اپنے سر پر لیجیے
بہر پشیمانی نہین کرتی ہے سود
کام مین عقبی کے مت انجان ہو
واسطے دنیا کے عقبی کو نہ چہوڑ
سو وہ سب جہوٹے بڑے ابتک کہان
تا کہ ممکن ہو بہلائی سب سے کر
تو تو کر جس دل کو چاہے اوسکو ریش

حکایت کژدم و سنگ پشت

ایک بچہو اک کچہوا تہا دوست
اتفاق اونکو ہوا ناگہہ سفر
پہنچ وہ پر جلد بیسے بچہو کہ جہا
تیر اکچہوا جب کہ آ نہ ہے پاٹ کو

پر وہ دونون تہے بہم جون مغز و پوست
پہونچے اک دریا پہ دونو آن کر
تیرنے کچہوا لگا گردن اٹہا
ڈنک تب بچہو نے مارے آکے دو

بولا وہ مین کیا چہپاؤن تجہسے بات ۔ اوسنے نان سوختہ کہائی تہی رات

اوسنے اک سرمہ دیا اوسکے لگا ۔ اور کہا یون تہی یہی تیری دوا

یون کہا پہر اوسنے بہر کر آہ سرد ۔ تب سے میرے پیٹ مین ہے خوب درد

اور تو درد چشم کی دے ہے دوا ۔ اسکا کیا باعث ہے سچ مجہکو بتا

سنکے یہہ بات اوسکو لگا بولا طبیب ۔ آہ اپنی جان کا ہے تو رقیب

چشم بینا ہے سوچ لے اس خاطر آج ۔ سینے آنکہونکا کیا تیری علاج

نیک و بد سوجہے تجہے تا بعد ازین ۔ پہر نہ ایسی چیز کہا جاوے کہین

تہی یہی پہلے دوا کرنی تری ۔ کچہہ خطا اسمین نہین ہرگز مری

حرص مت کر تو بہی اے نگین ذرا ۔ حرص کرنا تو نہین ہے کچہہ بہلا

حرص کے مارے نکہا روٹی جلی ۔ بات یہہ حق مین نہین تیرے بہلی

کب تلک تجہسے کرون مین قیل وقال ۔ اب جلی روٹی کا سن لے مجہسے حال

ہے یہ نان سوختہ مال حرام ۔ کہانا ہرگز اوسکو تو ای نیکنام

درد سے ہو جسکے مرجانا بہلا ۔ ایسے کہانے سے نہین کہانا بہلا

ہے نہ کہانا ہی کچہہ اوسکا علاج ۔ ہو سکے تو کر علاج اوسکا یہہ آج

یان تو ہنستے بولتے تو کہائیگا ۔ پر وہان جا کر بہت دکہہ پائیگا

اب تو مجہسے سن لے اک بلی کا حال ۔ صبر کر اور مت طمع کا کر خیال

حکایت گربۂ پیر زال

بلی اک بڑہیا کے گہر مین تہی پلی ۔ دو قدم ہرگز نہ تہی وانسے ٹلی

شکر کر حق نے دیا ہے تجھکو جو
صبر کر اور دل سے قانع او سپہر ہو

مثنوی مین وہ جو ہے باب علوم
کہہ گئے ہین جو وہ مولانای روم

شکر نعمت نعمت افزون کند
کفر نعمت از کفت بیرون کند

آہ تو تو شکر کرتا ہی نہین
الٹا مرنے سے ڈرتا ہی نہین

کیا سمائی ہے وہ تیرے جبین آب
جسپہ تو مغرور ہے دن اور رات

یہہ تکبر کام ہے شیطان کا
جوہر ذاتی ہے خلق انسان کا

بات تجھسے اب کہون مین دور کی
مجھسے سن تو نقل اک مغرور کی

حکایت مرد مغرور

درسمین جاتی تھے اک صاحب مدام
پر نہ لیتے تھے کسیکا وہ سلام

تھا غرور دولت اونکو بیشمار
خلق سے آگہہ نہ تھے وہ زینہار

وہ کسیکو دہیان مین لاتے نہ تھے
سر کسیکے آگے نہوڑاتے نہ تھے

علم و فضل اپنے پہ تھے بہولے ہوئے
رہتے نخوت سے تھے وہ پہولے ہوئے

تھا بہت سا اونکو پندار غرور
الغرض نزدیک اپنے تھے وہ دور

اکدن اک مرد فقیر آیا جو وان
او سنے اونسے یون کہا اے مہربان

کیجیے وہ جو کر گئے ہین پیشوا
درس مین آنے سے یون ہوتا ہے کیا

خلق کا پڑہتے نہین تم قاعدہ
درس مین آنے سے ہی کیا فائدہ

ترک نخوت مین کرو مت دیر تم
درس مین آؤ نہ آؤ پہیر تم

سنکے یہہ بات اوسکو حالت ہو گئی
اون گناہون سے ندامت ہو گئی

۲۷

حکایت سگ [illegible]

دیکھکر رکھہ پاؤن اپنا خاک پر | روز و شب مت کھہ نظر افلاک پر
ہے مثل جس شاخ مین آتا ہے بار | خاک کی جانب وہ جھک جاتی ہے یار
تو چلے ہے کیون فلک کو دیکھکر | یہہ تو کہہ کیون اٹھتا ہے اسقدر

نصیحت

پانچ شخص ایسے ہین دشمن جان کے | دوست اپنا ہو او نہین پہچان کے
ایک تو جو شخص ہو بسیار خوار | ہووے منصب سے نہ وہ پاوین یار
دوسرے جو شخص ہو اہل غرور | نیکنامی کو رکھے وہ دلسے دور
تیسرے اہل شجاعت روز جنگ | چاہیے ہو زندگی سے اپنی تنگ
چوتھے ہو جس شاہ کا احمق وزیر | دشمنونکا خود کو وہ سمجھے اسیر
پانچوین جو دوست ہو نادان سے | ہاتھہ دھو بیٹھے وہ اپنی جان سے
اسپہ نقل آئی ہے اک مینڈک کی یاد | چاہتا ہون مین تجھی سے اسکی داد

حکایت قوربقہ و موش

ایک مینڈک ایک چوہے کا تہا یار | تہا بہم اخلاص اونمین بیشمار
ایکدن چوہے سے مینڈک نے کہا | کچھہ دوا اس درد کی مجھکو بتا
یعنے بل پر جب ترے آتا ہون مین | لیکے تیرا نام چلاتا ہون مین
تو نہین سنتا مری فریاد کو | سوختہ دیتا ہے دل ناشاد کو
کچھہ بتا اس ڈھب کا تو مجکو بتا | جس سے جب چاہون تجھے لون بلا

حق رکہے سبکو بری رنڈیسے دور | کہہ گئے ہین بات یہہ بیننا و شعور
گوش دل سے اسطرف کو کر خیال | دو قبیلے جنکے تھے سن انکا حال

حکایت شخصیکه دو زن داشت

اک صاحب کے قبیلے دو تھے ان | اک بڑھیا اونمین تھی اور اک جوان
باری باری رہتے وہ ہر ایک کے پاس | تا کہ ہو کوئی نہ اونمین سے اداس
وہ جو تھی دو جوروئن انکے تس پڑتے | بال اوڑاتی کہ تھے اون کے گر پڑے
ساتھ بڑھیا کے وہ جو جاتے تھے جب | نیند مین غافل وہ اونکو پاتے تب
وہ جو تھے ڈاڑھی مین بال اونکے سیاہ | اونکو قینچی سے کترتی خواہ نخواہ
یعنے جب رہجائینگے سارے سفید | ہوگی جورو دوسری تب نا امید
جانکر بوڑھا اوسے وہ ہوویگی ننگ | رات دن کرنے لگی کے اس سے جنگ
کچھ غنیمت مجھکو تب جانیگا یہہ | جو کبھو نگی مین آسے مانیگا یہہ
رہتے جب وہ دوسری جورو کے گھر | تب وہ غافل پاکے کرتی یہہ ہنر
جتنے ڈاڑھی مین سفید اونکے تھے بال | موچنے سے لیتی وہ اونکو نکال
جمین کہتی جب سفیدی جائیگی | شرت آسے اس بات کی تب آئیگی
یعنے وہ بڑھیا ہے اور مین ہون جوان | کیا غضب ہے وہ کہان اور مین کہان
شاید اس ڈھب سے اودہر اوس سے ہاتھ | رات دن لپٹا رہے پھر میرے ساتھ
الغرض دونون ہی کرتی تھین کام | ہوگئی پاتو تین انکی ڈاڑھی تمام
دین دنیا کے جو ہم ہین پایمال | ہے یہی نقل اپنے ہمین حسب حال

حاسدون کے حق مین جو ارشاد ہے ۔ سو تو ای نادان وہ تجھکو یاد ہے
دیدہ و دانستہ حاسد ہو نہ تو ۔ اور مصاحب کیطرح خونی نہ بن

حکایت بادشاہ و دو غلام

تھے مصاحب ایک شہ کے دو غلام ۔ رد بدر و بیٹھتے تھے وہ حاضر مدام
چین تہا شہ کو نہ ہرگز اونکے بن ۔ تہا اونہین سے کام اوسکو رات دن
رشک سے پر ہو گئے تھے وہ دماغ ۔ بغض سے اونکو نہ تہا ہرگز فراغ
آخرش بغض و حسد سے تنگ ہو ۔ مار ڈالا دوسرے نے ایک کو
پہر جو سن شہ نے بلوایا اوسے ۔ اور زبان اپنی سے فرمایا اوسے
دوسرے کو زہر جو تو نے دیا ۔ عیش آدہا میرا ظالم کہو دیا
تجھکو ماروں اوسکے بدلے ای غلام ۔ تا کہ پہر کوئی کرے ایسا نہ کام
دل سے اوسنے ایک پہر کر سرد آہ ۔ ڈرتے ڈرتے یون کہا ای بادشاہ
قتل کر کر مجھے پچتائیگا ۔ عیش باقی وہ بہی تیرا جائیگا
تو غنیمت جان اوسے عیش کو ۔ عفو کر تقصیر سب غصے نہ ہو
بادشہ نے اوسکا سنکر یہہ کلام ۔ یون کہا بخشا تجھے جا ای غلام
بس اگر دی ہے خدا نے کچہہ تمیز ۔ تو تو مجہسے کان دہر کر سن عزیز
عمر گر تیری گئی آدہی گذر ۔ باقی آدہی کو نہ کہو کچہہ فکر کر
عمر جو گذری سو گذری غم نہ کہا ۔ یہہ جو باقی ہے نہ کہو اسکو بہلا
سر پہ آپہونچے ترے مرنے کے دن ۔ تو بتا کس فکر مین ہے رات دن

کاغذی ہرچند وہ مشہور تھا | دہر کے نزدیک لیکن دور تھا
ایک حالت پر وہ رہتا تھا مدام | جانتے تھے اوسکو سارے خاص و عام
جسطرف وہ دیکھتا تھا آنکھ بھر | واں سے ہٹجاتی تھی بار اوسکی نظر
کیا کہوں میں اوسکی کیا اوقات تھی | وہ کرامات اوسکی تھی جو بات تھی
فقر کے سب علم میں وہ طاق تھا | الغرض اک شہرۂ آفاق تھا
تھا وہ فقرا میں جہان کے انتخاب | بات جو اوسکی تھی وہ تھی اک کتاب
مجھکو اک نکتہ یہ اوسکا یاد ہے | بارہا مجھکو کیا ارشاد ہے
گر فقیری گر نہیں تجھکو جنون | مثنوی میں مولوی کہتا ہے یون
فقر کی دولت تری دولت ہے آ | تجھکو قدر اسکی نہیں ہے زینہار
مینے کردی تجھکو امی ہین خبر | آگے تو اسکو سمجھکر کر نہ کر

حکایت مرد تاجر کہ از مشقت بسیار مال و زر جمع کردہ بود

حلب میں تھا بڑا ہی ایک تاجر | ہوئی یوں موت اوسکی آکی ظاہر
کہ شکل ایک ادمی کی بنکی آئی | کہا اوسنی کہ تو ہی کون بھائی
کہا اوسنی قضا ہی نام میرا | بہونکو مارنا ہی کام میرا
ترا اب وقت آپہنچا ہی نزدیک | جہاں یکدم میں ہوگا تجھپہ تاریک
کہا اوسنی کہ تو لی لاکھ دینار | مجھی ایک دس برس اہی یار مت مار
کہا اوسنی اجل تیری یقین ہی | بس اب فرصت تجھی ممکن نہیں ہی
کہا دو لاکھ لی دینار مت مار | مجھی ایک دو برس اہی یار مت مار